یااللہ یاکریم ہم کوعزت وفضیلت اور شرافت وکرامت عطا فرما

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى:(**إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ**)(١).

حضرات وخواتینِ اسلام: میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام کی عظمت وکبریائی کی نہ کوئی حد ہے نہ انتہا، اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی ذات وصفات کی حقیقت اللہ ہی کو معلوم ہے اور اس کے مقام ومرتبہ کی معرفت بس اسی کو ہے اس نے اپنے لئے بہت سے اسمائے حسنٰی یعنی اچھے اچھے نام تجویز فرمائے ہیں اور اپنی بہت سی اعلیٰ اور پاکیزہ صفات بیان فرمائی ہیں تاکہ ہم اُنہیں اسمائے حسنیٰ سے اس کو پکاریں اور اس کی پاکیزہ صفات کے ذریعے اس کی بڑائی اور کبریائی بیان کیا کریں اُنہیں میں ایک عظیم الشان کلمہ: ذوالجلال والاکرام بھی ہے جو اللہ رب العزت کی عظمت شان اور کرم واحسان کو بیان کررہا ہے چنانچہ اللہ

---

(١) الحجرات : ١٣ .

تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشاد ہے :(تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)[1]. بہت بابرکت ہے آپ کے رب کا نام جو بڑی عظمت والا اور بڑے کرم والا ہے، یعنی باری تعالیٰ عطاء وعظمت اور کرم وسخاوت والا ہے[2] یہ ایسا متبرک اور عظیم نام ہے کہ بندہ جب اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو وہ اس کی دعا کو قبول فرمالیتا ہے اور اس کی مراد پوری فرمادیتا ہے سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر تھا جب کہ قریب ہی میں ایک صاحب کھڑے نماز ادا کر رہے تھے پس جب انہوں نے قعدہ کیا تو تشہد پڑھا اور رب العالمین سے اس طرح دعا کی: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ، الْمَنَّانُ، بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، إِنِّي أَسْأَلُكَ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اسکے وسیلے سے کہ ساری حمد تیرے ہی لائق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نہایت مہربان اور بڑا محسن ہے اے آسمان وزمین کے موجد وخالق، اے عظمت وجلال اور اکرام وسخاوت والے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اُن صاحب کی اِس دعا کو سنکر نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: « وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى»[3]. اس

---

(١) الرحمن : ٧٨ .
(٢) تفسير الطبري : ٢٧٨/٢٢ .
(٣) أبو داود : ١٤٩٣، والترمذي : ٣٤٧٥ ، وابن ماجه : ٣٨٥٨ .

ذات کی قسم جسکے قبضے میں میری جان ہے اس بندے نے اللہ کے اس عظیم نام کے وسیلے سے دعامانگی ہے کہ اسکے ذریعے جب اللہ سے دعاکی جائے تو وہ قبول فرمالیتا ہے اور جب اسکے ذریعے اس سے کچھ مانگا جائے تو وہ عطافرمادیتا ہے: نبی رحمۃ للعلمین ﷺ جب نماز سے فارغ ہوجاتے تو تین بار استغفار کرتے پھر یہ دعا پڑھتے: « اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ»[1]. اے اللہ تو السَّلَام ہے (تو ہر عیب سے پاک ہے) سلامتی کا فیضان تیری ہی جانب سے ہے اے عظمت وجلال اور اکرام وسخاوت والے تو بہت خیر وبرکت والا ہے رسول اکرم ﷺ نے اللہ کے اس عظیم نام کے ساتھ دعاکرنے کی ہمیں ترغیب دی ہے چنانچہ ارشاد ہے: «أَلِظُّوا -أَيِ: الْزَمُوا الدُّعَاءَ- بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ»[2]. لازمی طور پر کلمۂ ذوالجلال والاکرام کے ذریعے اللہ سے دعا کیا کرو

رب ذوالجلال والاکرام پر ایمان رکھنے والو! بلاشبہ رب کریم جَلَّ جَلَالُهُ وسیع کرم اور بڑی رحمت والا ہے رحمتوں کا فیضان اسی کی طرف سے ہے وہ اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا ہے عزت و فضیلت اور شرافت وکرامت عطا فرماتا ہے اس نے اپنے کرم سے

---

(١) مسلم : ٥٩٢ .
(٢) الترمذي : ٣٥٢٥، وأحمد : ١٧٥٩٦ .

فرشتوں کو عزت و تکریم بخشی اور اس طرح ان کی صفت بیان فرمائی(عِبَادٌ مُكْرَمُونَ)[1]. وہ ایسے بندے ہیں جن کو عزت عطا کی گئی ہے بعض ملائکہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:(كِرَامٍ بَرَرَةٍ)[2]. وہ بڑی عزت والے بہت نیک ہیں قرآن کی شان بیان کرتے ہوئے حضرت جبریل علیہ السلام کی عظمت اس طرح بیان فرمائی :(إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ)[3]. یقیناً یہ (قرآن)ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا کلام ہے اسی طرح باری تعالیٰ نے قرآن مجید کو قابل احترام اور لائق تکریم بنایا جیسا کہ اس کا ہے:(إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ)[4]. یہ بڑا باوقار اور قابل تکریم قرآن ہے نیز اس کو مُکَرَّم اور پاک صحیفوں میں محفوظ فرمایا:(فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ* مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ)[5]. وہ ایسے صحیفوں میں درج ہے جو مقدس ہیں اونچے درجے والے ہیں پاکیزہ ہیں ،اسی طرح رب ذوالجلال ولاکرام نے انبیائے کرام علیہم السلام کو اپنے خاص فضل وکرم سے نوازا ان کو عزت وعظمت عطا فرمائی اور دنیا کے تمام انسانوں پر ان کو فوقیت بخشی پھر ہمارے آقا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور رحمۃ للعلمین بنایا اور آپ کو غایت درجہ کا اعزاز واکرام عطا فرمایا چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام نے براق کو مخاطب کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو یوں بیان فرمایا اور آپ کی

---

(١) الأنبياء : ٢٦ .
(٢) عبس : ١٦ .
(٣) الحاقة : ٤٠ .
(٤) الواقعة : ٧٧ .
(٥) عبس : ١٣-١٤.

امتیازی شان کو اس طرح واضح فرمایا: « مَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ»[1]. تم پر کوئی ایسا شخص نہیں سوار ہوا ہے جو اللہ تعالی کے نزدیک محمد الرسول اللہ ﷺ سے زیادہ عزت واکرام والا ہو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کی مخلوقات میں کوئی بھی اللہ کے نزدیک محمد الرسول اللہ ﷺ سے زیادہ مُکرّم ومعزز نہیں [2] اسی طرح اللہ تعالی نے بنی نوع انسان کو بڑی فضیلت واعزاز سے نوازا ہے ، اسکو بہترین سانچے میں ڈھالا اس پر احسانات وانعامات کی بارش فرمائی اور تمام مخلوقات پر اسکو فوقیت اور تکریم بخشی ارشاد قرآنی ہے: (وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا)[3]. اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی اور ہم نے ان کو خشکی اور دریا میں سوار کیا اور ان کو نفیس نفیس چیزیں عطا فرمائیں اور ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فوقیت دی،

عزت وفضیلت اور شرافت وکرامت کی تمنا کرنے والو! رب ذو الجلال والاکرام اپنے فضل وکرم سے ان بندوں کو بھی خصوصی تکریم اور عزت عطا کرتا ہے اور لوگوں کے درمیان قابل احترام بنا دیتا ہے جو اس سے تقوی اختیار کرتے ہیں اور اس کی

---

(١) الترمذي : ٣١٣١.
(٢) مسند الحارث : ٩٣٤.
(٣) الإسراء : ٧٠.

رضامندی کی جستجو میں لگے رہتے ہیں صحابی جلیل سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رحمۃ للعالمین ﷺ سے سوال کیا گیا: أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ لوگوں میں سب سے زیادہ قابل تکریم شخص کون ہے؟تو آپ ﷺ نے فرمایا:« أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ»[1]. اللہ کے نزدیک لوگوں میں بڑا اشریف وہی ہے جوسب سے زیادہ پرہیزگار ہو، یقیناً تقوی بڑی عظیم صفت ہے جو لوگ ہر حال اور ہر مُعاملے میں اللہ سے ڈرتے ہیں انہیں دنیا اور آخرت میں عزت وعظمت حاصل ہوتی ہے متقیوں کو خوشگوار زندگی اور قلبی طُمانینت عطا ہوتی ہے ان کی زندگی اور روزی میں خیر وبرکت ہوتی ہے اور رب کریم آخرت میں ان کو اعزاز واکرام سے نوازے گا اور ان کو مغفرت کا پروانہ عطافرمائے گا اسی طرح اچھے طریقے سے وضو کرنے والا اور نماز کی پابندی کرنے والا بندہ اللہ تعالیٰ کو بے انتہا محبوب ہوتا ہے بلاشبہ آداب کی رعایت کے ساتھ وضو کرنا پھر خشوع خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنا عزت وتکریم پانے اور نورالٰہی حاصل کرنے کا سبب ہے قیامت کے دن ایسے بندوں کے چہرے اور اعضاء روشن ہوں گے رب اکرم الاکرمین جل جلالہ ایسے بندوں کو اپنی رِضا اور قبولیت عطا فرماتا ہے اور ان کو عزت وکرم اور اعلی درجات بخشتا ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد عالیشان ہے :« مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى

---

(١) البخاري : ٤٦٨٩.

الْمَسْجِدَ، فَهُوَ زَائِرُ اللَّهِ، وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ»[1]. جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد میں آئے تو ایسا بندہ اللہ کی زیارت کرنے والا ہے اور اللہ کا مہمان ہے اور جس کی زیارت کی جائے یعنی میز بان پر (مہمان کا) یہ حق ہے کہ وہ اس کی عزت و تکریم کرے باری تعالی تو اکرم الاکرمین ہے وہ مسجد میں آنے والے اور نماز کا اہتمام کرنے والے بندوں سے خوش ہوتا ہے ان کو شرافت وکرامت اور کثیر اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اسی طرح اللہ تعالی ان لوگوں کو بھی خصوصی عزت وکرامت عطا فرماتا ہے جو قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں اس کے معنی میں غور وفکر کرتے ہیں اور علم حاصل کرنے میں محنت و مشقت برداشت کرتے ہیں خدائے عزّوجلّ کا فرمان عالیشان ہے: ﴿ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾[2]. پڑھیے اور آپ کا رب سب سے زیادہ کرم والا ہے ایسے ہی دعا بھی بہت عظیم الشان عمل ہے دعا بندے کی عزت و کامیابی کا سبب ہے باری تعالی نے اپنے بندوں کو دعا کا حکم فرمایا ہے اور ان کی دعاؤں کو قبول کرنے کا سچا وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالی کے نزدیک دعا بہت زیادہ مُکَرَّم اور انتہائی محبوب عمل ہے اس لیے ہمیں دنیا اور آخرت کی کامیابی اور عزت ورفعت کے لیے مخلصانہ دعا کرنی چاہیے نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے: «لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ

(١) المعجم الكبير للطبراني : ٦١٣٩.
(٢) العلق : ٣.

مِنَ الدُّعَاءِ»[1]. اللہ کے نزدیک کوئی شی اور کوئی عمل دعا سے زیادہ محبوب اور عزیز نہیں بلاشبہ رب کریم بندوں کی دعاوں پر خوش ہوتا ہے ان کی تمناوں اور مرادوں کو پوری فرمادیتا ہے ان کی ضروریات کی تکمیل فرمادیتا ہے اور ان پر بخشش وکرم اور فضل وعنایت کی بارش برساتا ہے

محترم حضرات وسامعینِ گرامی قدر! رب ذوالجلال والاکرام کو یہ بات بے انتہا پسند ہے کہ اس کے بندے احسان وکرم کی صفت سے متّصف ہوں اوروہ کریموں اور شریفوں کے اخلاق وکردار سے آراستہ ہوں اسی لئے باری تعالی نے ہمیں والدین کے اکرام واحترام کی تاکید فرمائی ہے واقعی اللہ کے فضل وکرم اور عزت ورفعت کو حاصل کرنے کا یہ اہم ذریعہ یہ کہ ہم اپنے والدین کے ساتھ احسان واحترام سے پیش آئیں ان کی اطاعت کریں ان سے نرمی سے بات کریں ان کے سامنے اپنی آواز پست رکھیں ان کے ساتھ تواضع اور حسن سلوک کریں ان کی خدمت کریں ان کو خوش رکھنے کی کوشش کریں اور ان کے حق میں رحمت کی دعاکرتے رہاکریں اللہ رب العزت کا فرمان ہے: (وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا

---

(١) الترمذي : ٣٣٧٠ ، وابن ماجه : ٣٨٢٩.

قَوْلًا كَرِيمًا)[۱]. اور تمھارے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر ان میں سے کوئی بھی یا دونوں تمھارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ اُنہیں جِھڑکو اور ان سے نرمی اور ادب کے ساتھ بات کیا کرو، اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے ہم کسی بھی قوم کے شرفاء اور باحیثیت افراد کا اکرام کریں اور ان کے مقام و مرتبے کا لحاظ کریں :« إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ»[۲]. تمھارے پاس جب کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کا اکرام کیا کرو، ہم پر یہ بھی لازم ہے ہم اپنے بڑوں اور بزرگوں کی توقیر و تعظیم کریں ان کی خدمات اور قربانیوں کا اعتراف کریں ان کے تجربات اور مُشاہَدات سے فائدہ اٹھائیں اور ان کو معزز القاب وآداب سے مخاطب کریں اسی طرح ہم قرآن کریم کے خدام اور حفاظ کا اکرام واحترام کریں ان کی عظمت وفضیلت کا احساس کریں اور ان کی قدر افزائی کریں نیز ہمیں اپنے انصاف پسند حکمرانوں کا اکرام واحترام کرنا چاہیے ان کے ساتھ سچی محبت اور وفاداری کرنی چاہیے اپنی حیثیت اور موقع کے اعتبار سے ان کا بھرپور ساتھ دینا چاہیے اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ان کا تعاون کرنا چاہیے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:« إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ: إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ

(۱) الإسراء : ۲۳.
(۲) ابن ماجه : ۳۷۱۲.

الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ»(۱). بلاشبہ اللہ کی تعظیم وتقدیس میں سے یہ بھی ہیکہ بوڑھے مسلمان کا احترام واکرام کیا جائے اور حامل قرآن کا احترام واکرام کیا جائے جب کہ وہ قرآن میں غلو کرنے والا اور اس سے روگردانی کرنے والا نہ ہو؛ اور عادل حکمراں کا احترام واکرام کیا جائے،

رفیقانِ گرامی قدر وحاضرینِ مسجد! نبی رحمۃ للعلمین ﷺ نے ہمیں پڑوسیوں اور مہمانوں کے اکرام کی بھی ترغیب دی ہے ان کے اکرام کی صورت یہ ہے کہ ہم ان کے ساتھ حسن سلوک کریں تبسم اور خندہ پیشانی سے پیش آئیں ان سے پاکیزہ کلام اور مہذب گفتگو کریں اور حسب موقع ان کی خاطر تواضع اور مہمان نوازی کریں یہ ہماری سرخروئی اور کامیابی کا ذریعہ ہے نیز اللہ کی رضا مندی کا سبب ہے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور مہمان نوازی نبی کریم صاحبِ خُلق عظیم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ»(۲). جو شخص اللہ اور روز جزا پر ایمان رکھتا ہے اسے

---

(۱) أبو داود : ٤٨٤٣.
(۲) متفق عليه .

اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک اور اکرام کا مُعاملہ کرنا چاہیے اور جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کا اعزاز و اکرام کرنا چاہیے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے مہمانوں کا اور اپنی مجلس میں آنے والوں کا بہت اکرام فرماتے عزت و کرم سے نوازتے اور فرمایا کرتے میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل احترام میری مجلس میں شریک ہونے والے حضرات ہیں [۱] مجلس میں آنے والوں کے اکرام کی صورت یہ ہے کہ ان کیلئے کشادگی پیدا کر دی جائے ان کو مناسب جگہ دے دی جائے اور ان کی راحت وسہولت کا خیال رکھا جائے اور آنے والوں کو بھی مجلس کے آداب کی رعایت کرنی چاہئے پہلے سے شریک افراد کی راحت کا خیال رکھنا چاہیے اور اگر آنے والے کو مجلس میں عزت دی جائے اور مناسب جگہ پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جانا چاہیے اور اللہ کا فضل سمجھ کر اس اعزاز کو قبول کر لینا چاہیے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: « إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَأُوسِعَ لَهُ، فَلْيَجْلِسْ، فَإِنَّهَا كَرَامَةٌ أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِهَا، وَأَخُوهُ الْمُسْلِمُ» [۲]. جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے پھر اس کے لیے مجلس میں گنجائش پیدا کردی ہے اور اس کو جگہ دے دی جائے تو اس کو

---

(۱) الأدب المفرد : ۱۱٤٥ .
(۲) شعب الإيمان : ۸۳۹۷ .

وہاں بیٹھ جانا چاہیے کیونکہ یہ ایک اعزاز و اکرام ہے جو اللہ تعالی نے اور اس کے مسلمان بھائی نے اسے دیا ہے یااللہ یاکریم ہم کوعزت وکرم سے نوازدے ہم کومعزز ومکرم بنادے اپنی طاعات پر ثابت قدم فرمادے اوراپنی رحمت وعنایت سے نوازدے *

فاللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُكْرِمِينَ، ووَفّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِين ﷺ وطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)(١).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩ .

الخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعِبَادِ، أَكْرَمُ مَنْ أَعْطَى، وَأَعْظَمُ مَنْ جَادَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رفیقانِ ملت ِاسلامیہ! میرے عزیز دوستو! باری تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے اطاعت گُزار بندوں کو عزت و کرم سے نوازنے کا وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جنت میں داخلے کی بشارت دی ہے چنانچہ مومن بندوں کے بارے میں خدائے عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد ہے: **(أُولَئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ)**[١]. یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں اعزاز واکرام کے ساتھ رہیں گے یعنی اللہ تعالیٰ ان کو طرح طرح کے اعزاز و اکرام سے رفعت و عزت بخشے گا[٢] ان کو مسرت و خوشی کے اسباب عطا فرمائے گا اور ان کو کثیر مقدار میں میوے اور لذیذ غذائیں عطا فرمائے گا[٣] اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ہے: **(أُولَئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ* فَوَاكِهُ وَهُمْ مُكْرَمُونَ* فِي**

---

(١) المعارج : ٣٥.
(٢) تفسير القرطبي : ٢٩٢/١٨.
(٣) تفسير ابن كثير : ٢٢٧/٨.

جَنَّاتِ النَّعِيمِ* عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ)[1]. یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے طے شدہ رزق ہے اور نعمت بھرے باغات میں ان کا پورا پورا اکرام ہوگا وہ اونچی نشستوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اطاعت و عبادت کا اہتمام کریں نبی کریم ﷺ کی سنتوں سے اپنی زندگی کو آراستہ کریں اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق اور احسان واکرام کا معاملہ کریں تاکہ ہمیں اللہ کی رضا مندی نصیب ہو دین و دنیا کی سرخروئی اور عزت و رفعت حاصل ہو اور ہم سعادت و نیک بختی اور فلاح دارین سے سرفراز ہو ں آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہم کو عزت و فضیلت اور شرافت وکرامت عطا فرما قرآن مجید کو ہمارے قلوب کی بہار دلوں کا نور اور آنکھوں کا سُرور بنادے ہماری عبادت وتلاوت اذکار واستغفار اور جملہ طاعات کو قبول فرمالے * هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[2]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

---

(١) الصافات : ٤١-٤٤.
(٢) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَ وفّقْ رئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَةْ بْن زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وتَرضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتوْفِيقِك نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِدْ وَالشَّيخ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتقَلُوا إِلَى رِضْوَانِك، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِك فَسِيحَ جَنَّاتِك. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.